نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۳۹ - جلد ۹ — لودیانہ ۲۹ ستمبر ۱۸۸۱ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

امیر نے فوجوں کا عمدہ انتظام کر لیا ہی اور جو رسد آتی ہی اُسکی معقول قیمت دیتے ہیں = قندھار کے قرب وجوار کے درانیوں نے اپنے عیال و اطفال کو ریگستان کی طرف روانہ کیا ہی = ترکستانی فوج نے مقام غور کو فتح کر لیا = عبدالوہاب خان قندھار کیطرف بھاگ گیا = قاہرہ کی فوجوں نے بوجہ اثر سرداروں کے کامل اطاعت قبول کی = قطع قندھار سے خبر آئی ہی کہ امیر نے ایوب خان سے گفتگو بند کر دی = پہاڑی ٹرائیوں کے لئے ایک مجاری تار بنیگا جو بغیر ستونوں کے قایم رہا کرے = پیرس میں تحقیقات ہو رہی ہی کہ شراب کا نشہ اخیر میں نیست پیدا کرتا ہی یا نہیں = شاہ ڈنمارک دارالسلطنت روس میں گئے ہیں = بشپ رگون بحصول رخصت چھ ماہ لنڈن کو تشریف لیجاوینگے = خبر اُڑی ہی کہ شہنشاہ اسٹریا اور شاہ اٹلی باہم دوستی کیا چاہتے ہیں = فیروزپور کے جیلخانہ میں ایک خونی حوالاتی زہر کھاکر مر گیا = امیر صاحب قندھار کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں = ولایت سے تین رجمٹیں ہندوستان کو روانہ ہوئیں = افواہ ہی کہ ایوب خان کو روسی مدد دیتے ہیں = امرتسر سے پٹھانکوٹ تک ریلوی ابتدائے نومبر میں ضرور جاری ہوگی = روم کے علاقوں میں یونان نے اپنا قبضہ جما لیا = حضور ویسرائے ۱۲ اکتوبر کو گرد نواح شملہ میں شکار کو نکلینگے = مہاراج بڑودہ نے نارتھ بروک کلب کی تائید میں پانچہزار روپیہ دیا ہی = انگلستان اور فرانس میں سوداگری کے بارے میں عہدنامہ ہو رہا ہی = پنجاب یونیورسٹی کے برخلاف راولپنڈی سے ایک عرضداشت گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجی گئی ہی = قسطنطنیہ میں یونانی کے ہاتھ سے سلطان کو قتل کرانے کی سازش کی گئی تھی مگر معلوم ہو گئی = مہاراج ٹراونکور نے حکم دیا ہی کہ غریب مجرموں کی طرف سے سرکاری وکیل مقرر ہوا کریں = جاٹ گانوں کے ایک بابو نے اپنے ہاتھ سے نئی قسم کا انگوٹھا بنایا ہی = شملہ میں پانچ لاکھ کی لاٹری ہونیوالی ہی = ہیضہ سے لاہور میں ۷۰ انگریز مر چکے ہیں = بیماری کے سبب لاہور گورنمنٹ سکول ۲۶ تاریخ تک بند رہا = امریکہ میں ایک جرمن یونیورسٹی بننے والی ہی = ولایت کا پارک تھی ایٹر آگ سے جلکر راکھ ہو گیا = کشمیر میں ایک پٹھان کی دو شخصوں سے بازار میں لڑائی ہو پڑی پٹھان نے غصے میں آکر ایک کو بندوق سے

نور افشاں

—— تار برقی سے معلوم ہوا کہ ۲۰ ماہ حال کو قندھار کے متصل امیر عبد الرحمان خان اور ایوب خان میں باہم لڑائی ہوئی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ایوب خان سارا اسباب اور توپ وغیرہ چھوڑ کر ہرات کو بھاگ گیا۔ لڑائی فجر سے دوپہر تک ہوتی رہی اور دونو طرف سے آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔ کہتے ہیں کہ ایوب خان کے پس پا ہونے کا سبب یہہ ہی تھا کہ لڑائی کے وقت دو رسالہ کابلی ایوب خان سے باغی ہو کر ادہر سے جا ملے +

—— معلوم ہوا کہ وہ نبی جو امیر عبد الرحمان خان کے برخلاف پیشگوئی کرتے تھے الہام سے نہیں بولتے تھے +

—— اگرچہ لاہور کی حالت شادمانی کے قابل ہے کہ ہیضہ روز بروز کمی پر ہے مگر امرتسر پر افسوس ہے کہ وہاں کے لوگ وبا سے لقمہ دہان اجل ہوتے جاتے ہیں۔ ۲۳ ماہ حال کو ۱۹۶ اموات رجسٹر میں درج ہوئیں جنمیں ۱۴۸ تپ سے وقوع میں آئیں +

کہتے ہیں کہ سرکاری دفتروں میں اکثر اہل قلم بیمار ہیں۔ پنج شفاخانے کھولے گئے ہیں جنمیں دو دو ہزار آدمی ہر روز آتے جاتے ہیں اور اسکے سوا دوا بھی گھر گھر بانٹی جاتی ہے۔ ایسی حالت میں کہ جب ملک الموت سر پر کھڑا ہے تو دنیا اور مافیہا سب کچھہ برا معلوم ہوتا ہے۔ مناسب ہے کہ ہم اُس ابدی زندگی کی طرف رُخ کریں جسکی منادی تمام دنیا میں کیجاتی ہے +

—— ہفتہ گذشتہ میں درج اخبار ہو چکا ہے کہ ممالک متحدہ یعنے یونائیٹڈ اسٹیٹ کے پریسیڈنٹ جنرل گارفیلڈ تندرست ہونیوالے ہیں۔ ممالک مذکور کے اکثر لوگ بھی یقین کرتے ہیں کہ وہ شفایاب ہونگے مگر تار برقی کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ وہ اِس دنیا سے انتقال فرما گئے اور اُنکی جگہ جنرل آرتھر صاحب پریسیڈنٹ مقرر ہوئے۔ اگرچہ صاحب موصوف مر گئے مگر تو بھی اپنی نیکنامی کے سبب سے زندہ ہیں۔ ایک اخبار سے اُنکی نسبت یہہ معلوم ہوتا ہے کہ گو وہ بیس برس تک کانگرس یعنے پارلیمنٹ میں شریک رہے مگر کسیکو ناراض نہ کیا۔ اگرچہ کروڑوں روپیہ صرف کئے مگر اپنے ذاتی خرچ میں ایک کوڑی بھی نہ لائے۔ اگرچہ بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز ہوئے مگر بچہ کی طرح خوش اور دہقان کیطرح سیدھے سادے تھے۔ عالم۔ فاضل خلیق۔ سخی۔ خیرخواہ عالم۔ میدان جنگ میں دلیر اور عورت کی طرح نرم دل غرض سچے مسیحی تھے +

—— ناظرین نور افشاں کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ ہوا کہ ملتان کے ہندؤں اور مسلمانوں میں گاؤکشی کی نسبت فساد برپا ہوا تھا اگرچہ عرصہ تک کسی خاص انتظام سے امن رہا مگر اب پھر آتش فتنہ برافروختہ ہو رہی ہے۔ اِس نئے ہنگامہ کا سبب یہہ ہے کہ پہلا حکم جس سے گائے کا گوشت بازار میں نہیں بک سکتا تھا اب منسوخ ہو گیا۔ چنانچہ جب قصابوں نے گوشت لانیکا ارادہ کیا ہندؤں نے اُنپر حملہ کیا اور بہت سے شخصوں کو زخمی کیا مسجدوں کو گرا دیا اور بہت سے اور بھی نقصان کئے جب پولیس موقع پر گئی تو کچھہ نکر سکی اور بھاگ کر واپس آگئی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کوشش کی کہ لوگونکو مجادلہ اور مقاتلہ سے باز رکھیں مگر کنکروں اور سنگریزوں کی بوچھاڑ سے اُنکو بھی اُلٹے قدم پھرنا پڑا اسپرنٹنڈنٹ صاحب کسیقدر گھایل بھی ہوئے۔ اتنے میں مسلمانوں کے دلوں میں بھی جوش آیا اور پھر اُنہوں نے بھی جابجا مندروں پر حملہ کیا اور بازار جدال و قتال کی خونسے گرم ہو گیا یہہ حال دیکھکر فوج بُلائی گئی اور اُسنے شہر میں داخل ہو کر کئی سو آدمیوں کو گرفتار کیا اور اِسطرح ہنگامہ کو ٹھنڈا کیا ابھی تک فوج شہر میں موجود ہے۔ ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں +

امید ہے کہ اُن مفسدوں کی سرگروہوں کی خوب ہی سرکوبی کیجائیگی اور اُنکو سزا وار واقعی ملیگی اگرچہ یہہ لوگ ایک دوسرے کو دشمن قرار دیتے ہیں مگر حقیقت میں یہہ سرکار کے باغی ہیں +

ہندؤں کی یہہ مخالفت اگرچہ بظاہر اہل اسلام سے ہے لیکن واقعی سرکار کے مقابلہ میں ہے سرکار ہنود کو تو اجازت دیتی ہے کہ وہ گائے بیلوں کو پوجیں لیکن خود ایسے کام میں شریک نہیں ہو سکتی درحالیکہ یہی فسانہ بنارس مرزاپور۔ مراد آباد۔ بہاولپور میں بھی

مسیحی عقیدہ نمبر ۶

پنطس پلاطس کی حکومت میں دُکھ اُٹھایا مصلوب ہوا اور مر گیا

مسیح کی موت کے اور چند خصوصیات کا تذکرہ کیا جاتا ہی اول یہہ ہی کہ وہ موت بالکل اُسکی رضامندی سے ہوئی ولادت اور موت آدمی کے اختیار سے باہر ہی آدمی اپنی مرضی کے مطابق پیدا نہیں ہوتا اور جبکہ پیدا ہوا وہ چاہے نچاہے اُسے مرنا ضرور ہی لیکن مسیح کی سرگذشت میں ایسا نہیں ہی بلکہ اُسکی پیدایش کے صدہا برس پیشتر اُسکی آواز خدا کیطرف یوں سنائی دی ذبیحہ اور ہدیہ تو نے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا دیکھہ میں آتا ہوں تاکہ اے خدا تیری مرضی بجا لاؤں سارے بنی آدم کے بیچمیں سے صرف مسیح کی پیدایش اُسکی مرضی اور اختیار کے مطابق ہوئی اور اُسکی موت بھی یہی خصوصیت رکھتی تھی موت ہر ایک آدمی کے واسطے ضروری امر ہی وہ چاہے نچاہے اگر کوئی انسان نمرے تو یہہ صرف اُسیکی مرضی سے ہی جو زندگی کا مالک اور سرچشمہ ہی لیکن مسیح نے اپنی نسبت یوں فرمایا میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں کوئی شخص اُسے مجھہ سے نہیں لیتا ہی میں اُسے آپ سے دیتا ہوں میرا اختیار ہی کہ اُسے دوں اور میرا اختیار ہی کہ اُسے پھیر لوں اس بات میں جو خیال کیا تو مسیح اور اور انسانوں میں بڑا تفاوت پایا پولس کہتا ہی موت سب آدمیوں میں پھیلی اسلیئے کہ سب نے گناہ کیا اس سے کیا سمجھنا چاہیے کیا موت گناہ کا نتیجہ ہی بغیر گناہ پیدا نہیں ہو سکتی ہم ایسا نہیں کہہ سکتے کیونکہ قدیم زمانوں کی تواریخ جو پتھروں کے مطالعہ سے حاصل ہوتی ہی اس خیال کو ہمارے دل میں جمنے نہیں دیتی اور وہ تواریخ بتاتی ہی کہ موت گناہ کا خاص یا عام نتیجہ نہیں ہی نہ ضروری نتیجہ ہی کیونکہ جب گناہ کا وجود نہیں تھا تب موت موجود تھی تو پولس کے مقولہ کا کیا مطلب ہوا ہماری دانست میں اُسکو یوں سمجھنا چاہیئے کہ موت جو ہر بنو آدم زاد پر مسلط ہی بوقت کے اور دُکھہ تکلیف کے یہہ ہمارے گناہ کا مکافات اور نتیجہ ہی اگر یہہ بات سچی اور صحیح ہووے تو یسوع مسیح کیوں دُکھہ اُٹھا کے مرا حالانکہ وہ بے گناہ تھا گناہ کا نام و نشان اُسکی زندگی میں کبھی نظر نہیں آیا اُسنے یہودیوں سے کہا کون تم میں سے مجھپر گناہ ثابت کرتا ہی اور اپنے شاگردوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور مجھہ میں اُسکی کوئی چیز نہیں خود پنطس پلاطس نے جسنے اُسے موت کے حوالے کیا تین دفعہ کہا کہ میں اسمیں کوئی گناہ نہیں پاتا ہوں آخر کو جب اُسنے دیکھا کہ کچھہ بن نہیں پڑتا بلکہ ہنگامہ اور بھی زیادہ ہوتا جاتا ہی تو پانی لیکر اُس بھیڑ کے آگے اپنے ہاتھہ دہوئے اور کہا میں اس راستباز کے خون سے پاک ہوں مسیح باپ کے روبرو کھڑا ہو کر یوں زبان پر لایا میں ہمیشہ وہ کام کرتا ہوں جو اُسے خوش آتے ہیں اور باپ نے اُسکی نسبت یوں گواہی دی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے میں راضی ہوں اٹھارہ سو برس سے زیادہ ہوئے مسیح کی سرگذشت دنیا کے روبرو ہی ہر ایک قسم کے لوگوں نے اُسکا مطالعہ کیا اور طرح طرح سے اُسکی نکتہ چینی اور خردہ گیری کی لیکن کسی نے ابتک اُسکے ذمہ گناہ ثابت نہیں کیا تو بھی تعجب کی بات یہہ ہی کہ اسطرح کے پاک امن اور بیگناہ آدمی نے بدکاروں کی ایسی موت جسمیں پرلے درجہ کی تکلیف اور شرمندگی شامل تھی کیوں اُٹھائی یہہ حیرانی اور بھی زیادہ ہوتی ہی جبکہ ہم انجیل میں پڑھتے ہیں اور خود مسیح کی کلام اور کام سے معلوم کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف انسان تھا بلکہ الوہیت کا مرتبہ اور درجہ رکھتا تھا خدا کا اکلوتا بیٹا ہمارا خداوند تھا اُسی کے وسیلہ سے سب کچھہ بنا اور سب کچھہ قایم ہی اور کوئی چیز دنیا میں نہیں ہی کہ بغیر اُسکے ہوئی ہو وہ ابتدا میں خدا کے ساتھہ تھا اور خدا تھا جو کام باپ نے کیا اُسنے بھی وہ کیا جیسا باپ اُسکو جانتا تھا وہ بھی ویسے ہی باپ کو جانتا تھا جسنے اُسکو دیکھا اُسنے باپ کو بھی دیکھا وہ کہتا ہی میں الفا اور ایگا اول اور آخر ہوں میں وہ ہوں جو تھا اور جو ہی اور جو آنے والا ہی اُسمیں الوہیت کا سارا کمال مجسم ہو رہا ہی وہ خدا کے برابر تھا اپنے اوپر انسانیت اختیار کر کے مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا انسانیت الوہیت کے ساتھہ مل جل کے ایک ذات نہیں ہوئی بلکہ دونوں اسطور سے جمع ہوئی کہ اُنکی ملاقات سے ایک ہی شخصیت ہوئی بالاتفاق خدا کا جسم میں ظاہر ہونے کا بھید ہمارے قیاس سے باہر ہی لیکن یہہ بھید ہمکو زیادہ حیران کرتا ہی جبکہ ہم پڑھتے ہیں کہ اس حالت میں ہو کر خدا مجسم نے شدت کا دُکھہ اور پرلے درجہ کا دُکھہ اُٹھایا کیا خدا دُکھہ اُٹھا سکتا ہی۔ باقی آئندہ

منقولات

بچوں کو خود مختاری سے روکنا چاہیئے

والدین اور اُستادونکو چاہیئے کہ لڑکونکو ابتدا سے دل کے روکنے کے قاعدے ہوشیاری سے سکھاوین تاکہ وہ اپنے خیالات کو اپنا مطیع رکھیں اور دل اُنکا روشنی علم سے منور کیا جائے جذبات اور خیالات فاسد سے باز رہیں اور اُن کو حد سے تجاوز نکرنے دین جس کام کو کرتے ہوں اُسپر توجہ کریں اور جبتک اُسے پورا نکرلیں دوسرا خیال دل میں نہ آنے دیں اکثر لڑکوں کا یہہ قاعدہ ہی کہ وہ بہت دیر تک ایک کام کرنے سے گھبرا جاتے ہیں مثلاً مدارس و مکاتب میں سبق یاد کرتے کرتے اگر لڑکوں کے کان میں کوئی آواز غل کی آئی کوئی شئ دکھلائی دی کوئی تماشا ہوتا ہوا یا کھیل یاد آجاوے تو اُسی وقت اُن کا دھیان اُسطرف جا پڑیگا پھر پڑھنے میں ہرگز دل نہ لگے گا اوچاٹ ہوکر ایک ساعت دارالعلم میں بیٹھنا اُن کو دشوار ہو جائیگا اور جبر گذریگا بلکہ بتیسر بہانہ سے اُٹھکر چلے جاتے ہیں سبق اور تحصیل علم کی پروا نہیں کرتے اُستاد جو اُنکو دانشمندی کے ساتھہ نہیں روکتے اسواسطے سن بلوغ کو پہنچکر یہہ عادت اُنکی پختہ ہو جاتی ہی اور تمام عمر کبھی کسی کام میں اُن کا پورا نہیں پڑتا کوئی بات کمال کو نہیں پہنچاتے سب باتونمیں ادھورے رہ جاتے ہیں اور اُس سے اُن کے اوپر ہزاروں طرحکی خرابیاں اور تکلیفیں آن کرتی ہیں جنکا دفع کرنا اُنکو امر محال ہو جاتا ہی اسلئے اُنکو لغویات سے روکنا اور جو کام سکھلایا جاوے اوسے پورا کرا دینا ضروری ہی تلوّن مزاج لڑکے مارپیٹ دشنام دہی سخت زبانی سے زیادہ بگڑ جاتے ہیں دل اُن کا بُجھہ جاتا ہی جیسا چاہیئے ویسا شوق نہیں رہتا محنت نہیں ہو سکتی تحصیل علم و ہنر کو دل نہیں چاہتا آوارگی میں وقت ضایع ہوتا ہی اور ہمیشہ کورے کو رہجاتے ہیں اس واسطے پیار اخلاص انعام اور شیریں زبانی کے ساتھہ یہہ بدخو چھڑائے جس لڑکے پر بچپن میں اسیطرح روک رہیگی تو ہوشیار ہوکر وہ بہت سلیم الطبع چالاک اور دانشمند ہو جائیگا محنت اور غور کی طاقت ہوگی اچھی بات میں جی دیگا بُری صحبت میں بیٹھنے کو اُسکی طبیعت نچاہیگی اور آیندہ کو بہت سے دینی و دنیوی فایدے اُٹھاویگا صدق دل سے خدائے پاک کیطرف رجوع لاکر اُسکی عبادت میں مشغول ہوگا تلوّن مزاجی اُسکی دور ہو جاوے گی ہر بات پر ثابت قدم رہیگا ✦

ایسے شخص کہ جنھوں نے ایام طفولیت میں سنجیدہ اوستادوں سے تربیت پائی ہو وہ اگر لندن کے بازار میں پھرتے ہیں کہ جہاں کے رستے اور بازار ول میں راہ گیر اس کثرت سے چلتے ہیں کہ اُنکے غول کے غول مثل آب بحر تند کے رواں رہتے ہیں اور کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی ہی اپنے خیال سے بے خیال نہیں ہو جائینگے اور دل اُن کا نہ بٹے گا سوائے اسکے لڑکوں کو یہہ بھی سکھلانا لازم ہی کہ اپنی خواہشات نفسانی پر قابض رہیں دنیا میں جو شئے دیکھیں اُسکے حاصل کرنے کے لئے بیقرار نہوں اور کوئی کام بے تحاشا نکر بیٹھیں جو چیز پسند کریں اور جس شئے کو لیا چاہیں اُسکی ضرورت ملحوظ رکھیں اور غور اور دانش بغیر کوئی کام نہ کریں ہزاروں آدمی بیوقوفی کا کام کرتے ہیں اور بروقت استفسار سینہ زوری کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں آیا سو ہمنے کیا وجہ معقول اور اصل باعث اُسکا نہیں بتلا سکتے اسی طرح اگر اُنکو کسی بات میں نصیحت کیجائے اور نفع و نقصان اُس کے بدلایل بیان کریں تو اُن کو اُن پر نظر نہیں ہوتی اور اپنی عقل حیوانی کو مقدم سمجھہ کر اُسکے اوپر عمل نہیں کرتے بلکہ ضد کرتے ہیں یہہ باتیں انسان سے جو بڑی صفت اشرف المخلوقات سے موصوف ہوا ہی زیبا نہیں بلکہ خلاف عقل ثواب و آدمیت کے ہیں خدا نے جو آدمی کو عقل عطا فرمائی ہی اُسکو ہر امر میں کام میں لانا فرض ہی ✦

غذا اور خوش خوری پر بھی بچّوں کو روک ٹوک واجب ہی جبکہ چاٹنے کا مزہ پڑ جاتا ہی تو بڑے ہوکر تباہی لاتا ہی اور زبان کا مزہ پڑا ہوا پھر نہیں چھوٹتا بھلا یہہ کیسی خراب بات ہی اور نتیجہ اسکا کیا زبون ہی کہ جن لڑکوں کا یہہ حال ہی کہ جو شئے بازار میں کھانے کی دیکھتے ہیں اُن کا جی کھانیکو چاہتا ہی اور جو کھیلنے کے کھلونے یا اور کوئی شئے تحفہ نظر آتی ہی اُس کے خریدنے کے واسطے روتے ہیں ضد کرتے ہیں



اور حتی المقدور لیکر چھوڑتے ہیں جن لڑکوں کو آزادی حاصل ہے وہ دن بھر ہر قسم کی چیز کھاتے رہتے ہیں اُس سے اُنکا معدہ بگڑ جاتا ہے اور بیمار ہو جاتے ہیں عادت بگڑ جاتی ہے اور دایم المرض رہتے ہیں بعض کا جسم سوکھ جاتا ہے اور بعض بدن بادی سے پھول جاتا ہے طاقت سلب ہو جاتی ہے اور جلدی مر جاتے ہیں اسطرح ماں باپ اور دایہ اور اُستادوں کی غفلت اور بے پروائی سے بیشمار قبریں آباد اور مرگھٹ آراستہ ہو گئے ہیں اور جو اتفاقاً تندرست بھی رہے تو ساری عمر وہ بدپرہیز رہتے ہیں اپنی دولت کھانے پینے اور چاٹنے میں اُڑا دیتے ہیں اور محتاج پھرتے ہیں بچوں کو معمولی وقتوں میں کھانا کھلانا چاہیئے یہہ نہیں کہ ہر وقت اُس کے ہاتھ میں ٹکڑا موجود رہے اور نیت اُسکی بگڑ جائے کھانے ہی میں دھیان رہے اِس سے بہت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کثرت غذا سے تندرستی میں ہی فرق نہیں آتا بلکہ اکثر بدمزاج اور ضدی ہو جاتا ہے دوا کھاتے وقت ماں اور گھر کے لوگ اُن کو ڈراتے لالچ دلاتے پیار کرتے ہیں مگر وہ دوائی نہیں کھاتے اور کھاتے ہیں تو نہایت دق کر کے کھاتے ہیں سوائے اِس عادت کے اور بھی بہت عادات ہیں اگر والدین اُن سے اپنے بچوں کو نہ روکیں تو پھر خرابیاں واقع ہوتی ہیں بچوں کو ہر ایک میلہ تماشا میں بار بار لیجانا اور ہمیشہ بہت سے کھلونے اور سودا دلوانا نچاہیئے ورنہ وہ بہت دامنگیر ہوتے رہیں گے اور بہتیرے ضروری کاموں سے روکیں گے اور بے فایدہ اور بے لذت نقصان ہوگا البتہ ہر نئے تماشے میں کہ جو قابل دیکھنے کے ہے دکھلانے کا اور جو شے نئی اور تحفہ رکھنے یا کھانے کی ہو اُسے خرید کرنے کا مضایقہ نہیں ہر بات میں لڑکوں کو اعتدالی سکھلانا چاہیئے تحصیل علم کیطرف زیادہ مایل کرنا نشست و برخاست اور شریفوں سے ملنے اور ادب قاعدے بتلانے مناسب ہیں انجمنوں اور علمی جلسوں میں بٹھلانا اور عقلا کی باتیں سنانی بہت ضرور ہیں غربا کے ساتھ واجبی سلوک کرنا بہتیرے لڑکوں میں یہہ خصلت ہوتی ہے کہ ذراسی بات پر بہت خفا ہو جاتے ہیں اور ذراسی بات پر خوش ہو جاتے ہیں لڑنے اور جھگڑنے کو مستعد ہو جاتے ہیں اور بعض مدتوں تک جنسے لڑتے ہیں اُن کی طرف سے غبار خاطر رکھتے ہیں محبت اور اخلاص بھی اُن کا فی الفور رفع ہو جاتا ہے نئی نئی باتوں کا شوق پیدا ہوتا ہے اور جب دوسرا شوق پیدا ہوتا ہے پہلا نہیں رہتا مزاج میں تیزی زیادہ ہو جاتی ہے غصہ بھی کثرت سے آتا ہے ماں باپ سے الفت نہیں کرتے اُن کا کہنا نہیں مانتے منحرف ہو کر تکلیفیں دیتے ہیں اپنے دھرم و ایمان کی اُن کو مطلق خبر نہیں ہوتی ہے واسطے جھوٹ بولنا اور ترغیب دہی اُن کی عادات میں داخل ہو جاتی ہے فرصت کے وقتوں میں بلکہ بہتیرے بے شغل لڑکے ہر وقت اپنا وقت چوسر اور گنجفہ اور شطرنج میں گذرانتے ہیں ترقی اُن کی طبیعت میں نہیں رہتی عزم جاتا رہتا ہے شیخی اور تکبر زیادہ ہو جاتا ہے مزاج جلاتن ہو جاتا ہے کسی کی بات اُنکو پسند نہیں آتی اچھی بات سے بُرا مانتے ہیں +

بس عقلمند مربیوں اور والدین پر فرض ہے کہ ابتدا میں بچوں کو اِن عیبوں سے محفوظ رکھیں اور ایسے طریق پر ڈالیں کہ جو وہ اُن خراب رستوں کے نزدیک نجائیں معافی اختیار کریں جہلا کی طعنے زنی پر اپنے تئیں آزردہ خاطر نہ کریں کم بولیں فضول خرچی نہ کریں کفایت شعار ہوں آدمی سے نڈریں اُس خدائے پاک وحدہٗ لاشریک سے لو لگائیں کہ جو ہر جگہہ موجود ہے اُن کو ہر تکلیف اور مصیبت سے بچا سکتا ہے اُس نے اُن کو زندگی دی ہے اور اُس کے کارخانوں کو دیکھکر آگاہ ہوں بدی سے دور رہیں نیکی کریں دنیا کے فضول جھگڑے قصوں میں ناحق اپنے تئیں مبتلا نہ کریں زن و فرزند کی پرورش اور نگہبانی کریں اُن کو دل و جان سے عزیز رکھیں غصہ اور آفات میں تحمل کریں سبھوں سے باخلاق و اخلاص پیش آئیں کینہ دل میں نہ رکھیں معقول باتیں کریں اور معقول باتیں سنیں اور معقول کام کریں اگر کسی سے اُن کی نسبت اتفاقاً کوئی نارضامندیکا کام بن آوے تو درگذر کر جائیں ہمیشہ خوش و خرم رہیں رنج کو دل میں راہ ندیں جس چیز کی رسائی محال ہو اُسکی ہوس نکریں اپنے حوصلہ اور مقدور سے قدم باہر نرکھیں گمان فاسد اور کدورت خاطر کسیکا دوسرے روز تک اُسکے سینے میں نرہنے پائے جب لڑکا بڑا ہو جاتا ہے تب یہہ روک کام نہیں کرتی اِسواسطے جس شخص کو خدائے تعالیٰ نے اولاد او رمقدور عطا کیا ہے اُسکو یہہ باتیں بچوں کو ابتدا سے سکھلانا اور بُری باتوں سے روکنا مقدم ہے تاکہ وہ اور اُسکی اولاد ہمیشہ کو خوش اور مصایب روزگار سے بری رہے اور دنیا و عاقبت میں اُنکے افعال و اعمال کا اجر ملے ۔ از کوکب ہند

مراسلات

خط

جناب ایڈیٹر نور افشاں صاحب سلامت

تسلیم - کہ میں ایک سوال کرتا ہوں آپ مہربانی کر کے اخبار میں درج کر دیں سوال یہہ ہی کہ کوئی آدمی نہیں خیال کرتا کہ مردے سے لہو اور پانی نکل سکتا ہی یسوع نے بہانا کیا کہ وہ مر گیا اور تین روز کے بعد زندہ ہوا دیکھو یوحنا کی انجیل کے ۱۹ باب اور اسکی ۳۴ آیت میں لکھا ہی کہ اُس سے لہو اور پانی نکلا کبھی نہیں ہو سکتا کہ مردہ سے لہو اور پانی اکٹھا نکلے + الراقم

ہر رام ذات کھتری

ساکن لودیانہ

ایک شخص مسمی ہر رام نے ہمارے پاس ایک سوال بدیں مضمون بھیجا ہی کہ چونکہ مردے میں سے لہو اور پانی کا نکلنا ناممکن ہی تو صرف مسیح نے صرف از روے مکر لوگوں پر مردہ ہونا ظاہر کیا ہوگا کیونکہ اُس کی پسلی میں سے لہو اور پانی نکلا تھا - پس اُسکا مردوں میں سے زندہ ہونا کچھہ معجزہ نہیں ہو سکتا بلکہ صرف فریب اور دھوکا ہی +

نور افشاں یہہ کچھہ نیا سوال نہیں ہی یورپ کے ملحد اور بیدین لوگ مدت تک ایسے ایسے سوال کیا کئے اور آخر الامر اُنکے اعتراضات نے سچّے کلام الہی کے صداقت میں خلل ڈالنے کے اسباب کو زیادہ پایہ ثبوت کو پہونچا دیا کہ کتب مقدسہ میں حقیقت کے سوائے اور کچھہ درج نہیں - ہم سایل صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ پورانے اور نکمے سوالات کیطرف اپنی توجہ کو نہ لگا دیں بلکہ خود اپنے آپ سے یہہ سوال کریں کہ مجھہ گنہگار کی نجات کیونکر ہوگی - خیر تو اب ہمکو اُنکے اس سوال کا جواب دینا پڑا اور جیسا کہ سوال پورانا ہی ویسا ہی جواب بھی پورانا ہی - سایل صاحب اب تک علم طب سے بالکل ناواقف معلوم ہوتے ہیں شاید اُنہوں نے کسی قل اعوذی یا گوبر گنیش سے یہہ سن لیا ہی اور اسکو اپنے دل میں اعتراض تصور فرمایا - لو صاحب سن لو - علم طب نے بڑے جد و جہد کے بعد ایک یہہ بات دریافت کر لی ہی کہ اگر کسی ذی روح پر اچانک ایسا بوجھہ آ پڑے جو کہ اُسکی جان پر بہت بھاری ہو تو اُسکا دل ٹوٹ جاتا اور اُسکا خون (خون اور پانی) ہو جاتا ہی چنانچہ مسٹر انگس اپنی ہنڈبک میں اور ایک اور ذی علم اپنی کتاب مسمی بہ علم ارض کا ندبت میں اسی بات کو بیان فرماتے ہیں اور آج کل علم جراحی کے عالم مثلاً ڈاکٹر برون ڈاکٹر سکر بونس وغیرہ بھی اسبات کو تسلیم کر چکے ہیں - ایک اور طرفہ یہہ ہی کہ سایل صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح دل چھید نے کے بعد زندہ رہا اور صرف بہانہ سے مردہ بنا رہا - واہ رہے عقل و دانش صاحب من کبھی دل کی ضرب کے بعد بھی کوئی آدمی زندہ رہ سکتا ہی - نہیں ہرگز نہیں - بالضرور نہیں - پھر حلال شدہ جانور کے دل کو دیکھہ لو کہ اُسمیں خون اور شاید پانی بھی تمکو ملیگا - تجربہ کر لو یا مشاہدہ کر لو کچھہ دور کی بات تو نہیں - کئی اشخاص جو کہ لاہور میں علم طب کے طالب علم رہ چکے ہیں اسبات کے گواہ ہیں کہ مردہ چیرنے کے بعد اُن کو کئی مردوں کے جسم میں سے خون اور پانی یا صرف خون ملا - ہمکو اس بات کا کامل یقین ہی علم و ہنر کبھی پاک کلام کے خلاف نہیں ہو سکتا - فقط +

اخبارات تار برقی

لنڈن - ۱۰ ستمبر ۱۸۸۱ء اخبار ڈیلی نیوز کی تار سے خبر ہی کہ بیگ ٹیونس فرانسیسوں کے برخلاف شکایت کرتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ فرانسیسی ٹیونس پر قبضہ کریں +

ٹیونس ۱۸ ستمبر ۱۸۸۱ء عربی اقوام نے فرانسیس کی فوج کے ساتھہ کئی دفعہ مقابلہ کیا +

نیویارک ۱۹ ستمبر ۱۸۸۱ء پریسیڈنٹ گارفیلڈ آج ۱۱ بجے گذر گئے +

عدن - ۲۲ ستمبر ۱۸۸۱ء ہیضہ کم ہوتا جاتا ہی کہ ہفتہ گذشتہ میں بجائے ۵۶ صرف ۴۶ آدمی ہیضہ سے بیمار ہوئے +

سول اند ملیٹری گزٹ مطبوعہ ۲۰ ستمبر ۱۸۸۱ء میں لکھا ہی کہ ملتان سے تار کی خبر ہمکو ملی جس سے معلوم ہوا کہ شہر کی دوکانات کھل گئیں اور فوج شہر سے نکل گئی مگر آیندہ کو امن انتظام پر منحصر ہی +

شملہ - ۲۶ ستمبر ۱۸۸۱ء - قندھار سے ایک خط محررہ ۲۳ ستمبر کا پہنچا جس میں خبر ہی کہ بعد اُسکے کہ امیر مقام کوہ بزنگو گئے اور ایوب خاں شہر قدیم پر مقیم ہوا اسپر امیر فوج لیکر ایک ٹیلے پر جو کہ شہر قدیم کے جنوب کیطرف واقع ہی قبضہ کرنے



کے لئے چڑھ گیا۔ امیر ایوب کے توپخانہ نے گولہ اندازی کرنی شروع کی اور امیر کے لشکر نے ایوبخان کا مقابلہ کیا بعد کئی گھنٹوں کے ایوب کے دو کابلی رجمنٹ باغی ہوکر غازیوں پر بندوقیں چلانے لگے ایوب کا لشکر تتر بتر ہوکر بھاگ گیا ایوب کا نقصان ۔ ۲۵۰ آدمی مقتول ہوئے اور امیر کے ۵۰ اور اسیقدر مجروح امیر کی فوج میں سات ہزار پیادے اور آٹھ ہزار سوار اور اٹھارہ توپیں شامل تھیں اور ایوب کے پانچہزار پیادے اور پندرہ سو ہراتی سوار دس ہزار درانی اور ۱۲ توپیں تھیں۔ امیر کابل نے شہر قندھار پر اپنا قبضہ کر لیا +

لندن۔ ۲۶ ستمبر ۱۸۸۱ء دربان واقع منزیل ملک افریقہ کی تار سے خبر ہو کہ ال بور نے اُس عہد و پیمان کو جو اُن کے اور انگریزوں کے درمیان کیا گیا تھا رد کر ڈالا +

اخبار ڈیلی ٹیلی گراف میں خبر ہو کہ سرکار روس نے شہر عاشق آباد واقع وسط ایشیا میں اپنی خاص چھاونی مقرر کی اور یہاں پر وسط ایشیا کا بندوبست کیا جائیگا +

فرانس سے خبر ہو کہ وہ لوگ جو کہ سلطنت جمہوری سے خوش ہیں تعداد میں ۵۴ لاکھ ستترہ ہزار اسی اور دے جو کہ بادشاہ یا قیصر چاہتے ہیں صرف گیارہ لاکھ ۳ ہزار ۴۴ ہیں اس شمار میں عورتیں اور نابالغ نہیں گنے گئے +

اخبارات امریکہ سے خبر ہو کہ صوبجات متحدہ کے اندر ایک ارب ایکڑ زمین کاشت کے لایق موجود ہی مگر اس میں سے صرف ایک نواں حصہ کاشت کی جاتی ہو مگر سال گذشتہ اس سے ۱۰ ارب ۲ کروڑ ۴۴ لاکھ ۱۲ ہزار ۲ سو ۱۴ من اناج قسم قسم کے پیدا ہوئے +

لودیانہ

اس ہفتہ کے شروع میں ہیضہ کی کچھ کچھ خبر سننے میں آتی تھی مگر اب یہہ بیماری بالکل یہاں سے جاتی رہی لیکن بخار کسیقدر لوگوں کو ستاتا ہو +

غزل

جو روح حق سے مجھے اصباغ ہو جائے۔
تو دل کو چین ہو غم سے فراغ ہو جائے
کریں جو وصف مسیحا میں شعر ہم موزوں
تو کیوں نہ عرش بریں پر دماغ ہو جائے
دکھا دے جلوۂ نورانی اے میرے عیسیٰ
کہ شکل مہر ہر اک دل کا داغ ہو جائے
کرآفتاب وہ روشن تو مہربانی سے
عدو دین کا جو گل چراغ ہو جائے
نہ جام جم پہ کریں تف تری تمنائی
جو تیری بزم کا حاصل ایاغ ہو جائے
اڑائیں چال میری کیا بھلا لطیف و ظریف
غضب ہی ہمروش ہنس زاغ ہو جائے
حریر خامہ سے گلبانگ نغمہ ہو پیدا
سنا دہ شعر کہ دل باغ باغ ہو جائے

ف۔م۔ح

رسید زر

جناب سی مگر صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر دہرم سالہ	عہ
جناب ڈاکٹر ہیمین صاحب ارجمند	[illegible]
جناب منشی جیونداس لال صاحب از دہلی	عہ
جناب پادری موہن لال صاحب از مرار معرفت جناب مسٹر عبد اللہ آتہم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کرنال	ے
جناب ابراہیم طالب الدین صاحب سابق صوبہ دار از رائے پور	ے
جناب ٹھاکر نراین سنگھہ صاحب از بدایون	ے
جناب لالہ دہنپت رائے صاحب از سہارنپور	[illegible]
جناب منشی حسن علی صاحب خیر از الور	ے
جناب بابو ہربنس لال صاحب ٹھیکہ دار از اٹک	ے
جناب مسٹر بیادس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر فیروزپور	ے
جناب پادری جے شیلڈن صاحب از کراچی	[illegible]
جناب مسٹر دینا ناتھ صاحب از لندن معرفت وارث الدین صاحب	ے
جناب لالہ رام دتامل صاحب از سکھر	[illegible]
جناب مسٹر جے بنٹل صاحب از امرتسر	[illegible]
جناب مسٹر توتو ناتھہ صاحب از بمبئی امریکن مشن	ے
جناب وزیر اللہ خان صاحب زمیندار از موضع کرار	ے

اطلاع عام

نہیں داد پاتے ہیں مظلوم آہ

جائداد پدرم منشی بخش اللہ خان مرحوم کو تا ہونے حقوق مجھہ بیکس ظلم رسیدہ کے اور پانے فیصلہ کے عدالت عالی سے کوئی شخص جائداد مذکورہ کو بیع و رہن وغیرہ نکرے اور دوکان ہائے باغ منشی بخش اللہ خان معروف منڈی تعمیر گنج وغیرہ کو تعمیر جدید سے بند ہیں سابق بھی اطلاع دو مرتبہ دیچکا ہوں کیونکہ حقدار جائداد کا میں ہوں اور دعوی میرا تعدادی ۔۔۔ صاحبہ روپیہ کا ہی اطلاعاً سب صاحبان کو مطلع خدمت ہوں کہ کوئی صاحب خرید فروخت نکریں ورنہ بعد پانے حق عدالت سے خرچہ تعمیر جدید وغیرہ کا ذمہ وار نہیں ہوں فقط +

العبد

عظیم خان عیسائی پسر منشی بخش اللہ خاں مرحوم ملازم سابق مشن پشاور ماہ حال ۱۸۸۱ء

اطلاع

(آئینہ قران کے خریدار)

آئینہ قران اب چھپکر قریب تمام کے پہنچا ہی اور اخیر ستمبر تک جز بندی وغیرہ ہوجاوے گی اسلئے اب صاحبان خریداران کی خدمت میں التماس ہی کہ جن جن صاحبان نے درخواستیں پیشتر بھیجدی تھیں ۸ر اکتوبر تک قیمت بھیجدیں تاکہ کتاب ارسال خدمت ہو اور اب جو صاحب درخواست روانہ فرماویں موازی ۱۳ ر درخواست کے ساتھہ بھیجیں +

اشتہار

چرچ مشن سکول ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے لئے تین اُستادوں کی حاجت ہی پہلا سکنڈ ماسٹر جس نے کلکتہ یا پنجاب یونیورسٹی کا انٹرنس پاس کیا ہو اور دو ورنیکولر ٹیچر جنہوں نے کسی نارمل سکول میں خاطر خواہ تعلیم پاکر محکمہ تعلیم میں کام کیا ہو یا کرتے ہوں اور اپنی لیاقت و نیک چلنی کا ثبوت دے سکتے ہوں منیجر صاحب ڈیرہ سکول کی خدمت میں درخواست معہ اسناد بھیجدیں سکنڈ ماسٹر کے لئے چالیس روپیہ اور ورنیکولر ٹیچروں کے لئے فی کس پندرہ ہوگی لیکن اگر سائلوں یا درخواست کنندونکی لیاقت و تجربہ کا زیادہ ثبوت مل سکے تو زیادہ کی گنجایش ہوگی +

راقم

اے بیلی ڈیرہ اسمٰعیل خان

اشتہار

ایک گاڑی چوپہیہ معہ گھوڑا اور اُسکے دیگر ساز و سامان کے جناب پادری نیوٹن صاحب کے پاس بکاؤ موجود ہی جس صاحب کو درکار ہو وہ مشن احاطہ لودیانہ میں اگر ملاحظہ فرمالیں اور قیمت اسکی چار سو تیس روپیہ ہی +

اشتہار

ناظرین اخبار نور افشاں کو واضح ہو کہ ہم کتاب مسمی بہ عدم ضرورت قران کو جو کہ پادری جی ایل ٹھاکر داس نے تصنیف کی تھی شایع کرنیکی تجویز کرتے ہیں۔ کتاب مذکور کے ایکسو پچاس صفحہ ہونگے اور قیمت معہ محصول فی جلد ۵ر ہوگی بلا محصول ۴ر اسلئے جو صاحبان کتاب مذکورہ بالا خریدنا چاہتے ہیں درخواست ارسال فرمائیں + فقط

المشتہر

پادری ای۔ ایم ویری مہتمم مشن پریس لودیانہ

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہی قیمت اسکی سالانہ بلا محصول ۲ر معہ محصول ۳ر ۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۔۔۔ ۳ پرچہ کیواسطے ۔۔۔ ۴ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۔۔۔ ۵ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۔۔۔ ۶ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۔۔۔ ۱۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۔۔۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں بنتا ہی بھیجنی چاہئے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا